بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۲ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۳ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اور زعماء صاحبان کا فرض

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ —

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ انشاء اللہ العزیز یکم ۲ ، ۳ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا اس میں شریک ہونے کی افادیت اور تزکیۂ نفوس وتطہیر قلوب کے لحاظ سے اس کی غیر معمولی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ جملہ ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء صاحبان کا فرض ہے کہ وہ احباب کو بکثرت شمولیت کے لئے مسلسل تحریک فرماتے رہیں اس امر کی ذمہ داری براہ راست ان پر عائد ہوتی ہے کہ ان کی اپنی مجلس یا مجالس کے اراکین زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شریک ہوکر تربیت واصلاح کے اس انمول موقع سے کماحقہٗ مستفیض ہوں۔

یہ امر بھی خاص طور پر مدّنظر رہے کہ مجلس شوریٰ انصار اللہ میں شرکت کے لئے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق اطلاع مرکز میں جلد از جلد پہنچ جانی چاہیئے۔

مزید برآں یہ امر بھی از حد ضروری ہے کہ سالانہ اجتماع کا چندہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات جلد از جلد اور بسہولت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مرزا ناصر احمد (صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گردہ کی تکلیف اور ضعف ابھی تک چل رہا ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

لجنہ اماء اللہ میں آفس سیکرٹری کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر میں ایک آفس سیکرٹری خاتون کی ضرورت ہے جو کم از کم بی۔اے پاس ہو یا اس کے برابر کوئی اور امتحان پاس کیا ہو۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں امیر جماعت مقامی یا صدر لجنہ مقامی کی معرفت بھجوائیں دینی لیاقت کو ترجیح دی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ انصار اللہ کے اجتماع پر ادا کرکے ممنون فرمائیں۔ اس میں آپ کو کفایت و سہولت رہے گی۔

(مینیجر رسالہ انصار اللہ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا عزم جرمنی

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی فیکٹری کی مشین وغیرہ خریدنے کے لئے جرمنی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ مورخہ ۱۶ اکتوبر کو لاہور سے کراچی روانہ ہوئے تھے اور وہاں سے ۲۰ اکتوبر کو جرمنی کیلئے روانہ ہونا تھا۔ آپ وہاں چند ماہ قیام فرمائیں گے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر وحضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور آپ کامیابی اور خیریت سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

احباب جماعت کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ —

جیسا کہ احباب کو علم ہے مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر کو ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا مرکزی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جن احباب کے بچے ربوہ میں زیر تعلیم ہیں ان سے درخواست ہے کہ اگر انکے دلوں میں اپنی اولاد کی دینی حالت بہتر بنانے کا خیال ہے تو براہ مہربانی ان دنوں میں اپنے بچوں کو گھر آنے کے لئے نہ لکھیں اور اگر ان کے بچے اجتماع چھوڑ کر گھروں کو چلے جائیں تو انہیں سمجھا بجھا کر واپس بھیجدیں۔ اس میں انکی اولاد ہی کا فائدہ ہے۔ والسلام

مرزا رفیع احمد (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

۲۵ اکتوبر قبل از نماز جمعہ ساڑھے ۱۰ بجے صبح احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اطفال کے علاوہ انصار و خدام سے بھی شمولیت کی درخواست ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اکتوبر ۶۳ء

احمدی احباب کا ہڑتالوں میں حصہ لینا ممنوع ہے

اسلام میں ہر قسم کی ہڑتال کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام نہ صرف جرائم سے روکتا ہے بلکہ مبادیات جرائم سے بھی روکتا ہے ہڑتال اس لحاظ سے اگر بذات خود فساد کی تعریف میں نہ بھی آتی ہو یقیناً مبادیات فساد میں سے ضرور ہے۔ اور فساد کو اسلام میں ایک نہایت شنیع فعل قرار دیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ لایحب الفساد

یہی وجہ ہے کہ احمدیوں کو ہر قسم کی ہڑتال میں حصہ لینے سے منع کیا گیا ہے۔

یہ امر افسوسناک ہے کہ جس طرح آج مسلمانوں نے یورپ کی بعض دیگر ناواجب باتیں اختیار کر لی ہیں اسی طرح ہڑتال کو بھی جو جائز و ناجائز دباؤ سے مطالبات منوانے کا طریقہ ہے اختیار کر لیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آئے دن ملک میں ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ بعض صورتوں میں مطالبات تو بعد میں کئے جاتے ہیں مگر ہڑتال کی دھمکیاں پہلے دی جاتی ہیں۔ اس طرح ہر کارخانہ ہر محکمہ اور ہر ادارہ کے مزدور اور دیگر کارکنوں نے اپنی اپنی یونینیں بنائی ہوئی ہیں جن کی باقاعدہ تنظیم ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں حکومت بھی ان کو تسلیم کرتی ہے۔ تاہم حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ ایسی یونینیں اپنے ارکان کے مطالبات ہڑتال کے ذریعہ منوائیں۔ مطالبات منوانے کا یہ ناجائز دباؤ کا ذریعہ کسی صورت میں پسندیدہ نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ ہڑتالوں کی وجہ سے ملکی نظم و نسق ہی میں دشواریاں نہیں پیدا ہوتیں بلکہ ان سے ملک کی اقتصادی حالت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اور ہڑتالیں خواہ کتنی پرامن ہوں یقیناً ان سے ملک و قوم کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے یونینوں کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ افہام و تفہیم سے مالکوں اور ملازموں کے درمیان تنازعات کو سلجھائیں اور ہڑتال تک نوبت نہ پہنچنے دیں خواہ ہڑتال محض "ٹوکن" قسم کی ہی کیوں نہ ہو۔

ہڑتالوں سے ملک و قوم کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ اتنا واضح ہے کہ اس کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔ بعض صورتوں میں تو ملک کو لاکھوں کروڑوں روپوں کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ تاہم ہڑتالوں کا جو سب سے بڑا نقصان ہے وہ وہ ہے جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے یعنی ہڑتالوں سے فساد کے عفریت آزاد ہو جاتے ہیں اکثر فریقین حقیقی تنازعہ کو چھوڑ کر محض اپنی ضد پوری کرنے کے لئے اڑے رہتے ہیں اور اکثر حالات میں سخت فسادات پر نوبت پہنچ جاتی ہے ایسی صورتوں میں حکومت کو نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے قوت استعمال کرنی پڑتی ہے۔ لاٹھی چارج اشک آور گیس اور بعض حالات میں گولی چلانی پڑتی ہے جس سے ملک میں ایک بدامنی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔

آج کل زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ کارخانوں اور حکومتی محکموں سے بڑھ کر یہ مرض طلبہ میں بھی پھیل گیا ہے چنانچہ حال ہی میں کئی ہڑتالیں طلبہ کی جانب سے ہو چکی ہیں۔ جہاں تک ہم نے ان ہڑتالوں کا مطالعہ کیا ہے ان کے پیچھے بعض تخریب پسند عناصر کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جو حکومت کو زچ کرنا چاہتے ہیں۔

بہرحال ہڑتال خواہ کسی کارخانہ محکمہ یا طلبہ سے تعلق رکھتی ہو ایک احمدی کے لئے اس میں حصہ لینا ممنوع ہے۔ پچھلے دنوں میڈیکل کالجوں کے طلبہ نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ ہمیں یقین ہی نہیں بلکہ ہم اپنے علم کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ کوئی احمدی طالبعلم اس ہڑتال میں شامل نہیں ہوا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام میں ہڑتال ناجائز ہے اس میں حصہ لینے والا اسلامی اخلاق اور ملک کے قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے۔ ہڑتال اسلام کے نزدیک فساد ہی کی ایک صورت ہے۔ یہ ایک نہایت گھناؤنا فعل ہے جس کی ایک احمدی سے ہرگز توقع نہیں کی جا سکتی

یضع الحرب

۲۴ اکتوبر کو معمول کے مطابق اقوام متحدہ کا یوم منایا جا رہا ہے اکتوبر ۱۹۶۳ء کے رسالہ "خبرنامہ اقوام متحدہ" میں ص۳ پر اس عہدنامہ کو دہرایا گیا ہے جو انجمن مذکور کے چارٹر کی تمہید میں اس دستاویز پر دستخط کرنے والوں نے آج سے اٹھارہ سال پہلے عمل پیرا ہونے کے لئے کیا تھا۔ ذیل میں ہم اس عہدنامہ کے الفاظ نقل کرتے ہیں:۔

"ہم اقوام متحدہ کے لوگوں نے تہیہ کیا ہے کہ آنے والی نسلوں کو جنگ کے عذاب سے بچائیں جس نے خود ہماری زندگی میں دو بار بنی نوع انسان کو ان گنت دکھ پہنچائے ہیں اور بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور قدر، عورتوں اور مردوں اور چھوٹی بڑی قوموں کے حقوق میں مساوات کے اصولوں پر از سر نو اقرار کریں، اور ایسے حالات وجود میں لائیں جن کے اندر انصاف کو قائم اور عہدناموں اور بین الاقوامی قوانین کے دوسرے ماخذوں سے برآمد ہونے والے فریضوں کو برقرار رکھا جا سکے، اور کشادہ تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو فروغ دیں اور معیار زندگی بلند کریں۔ اور ان مقاصد کی خاطر رواداری اپنا شعار بنائیں اور باہمدگر اچھے ہمسایوں کی طرح امن سے رہیں سہیں، اور بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لئے اپنی قوت کو یکجا کریں، اور متفقہ اصول اور ذرائع اختیار کر کے اہتمام کریں کہ مسلح طاقت باہمی مفاد کے علاوہ کسی صورت میں استعمال نہ ہو اور تمام لوگوں کی اقتصادی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے بین الاقوامی وسیلوں کو کام میں لائیں۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے مل جل کر کوشش کریں گے۔"

(خبرنامہ اقوام متحدہ اکتوبر ۶۳ء ص۳)

اس عہدنامہ کو کہاں تک پورا کیا گیا ہے اٹھارہ سالہ تاریخ عالم بتا سکتی ہے۔ تاہم یہ عظیم الشان عہدنامہ ہے اور کہنا چاہیئے کہ تاریخ عالم میں اس عہدنامہ کی وجہ سے ایک نیا اور نہایت اہم باب شروع ہوتا ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا خیال تو سالوں پرانا ہے اور انجمن ہذا سے پہلے پہلی عالمگیر جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کے نام سے اسی قسم کی انجمن قائم ہوئی تھی مگر افسوس ہے کہ بڑی کہلانے والی اقوام جنہوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی انہی نے اپنے ہوسناک کردار سے اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اور نتیجۃً دنیا کو دوسری عالمگیر جنگ سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اور دنیا پر ایسی تباہی آئی تھی کہ آج تک اس کے زخم رس رہے ہیں۔ اس جنگ کی تباہیوں نے دنیا کو پھر چوکنا کر دیا اور پھر وہی اقوام جنہوں نے لیگ آف نیشنز کا خاتمہ کیا تھا اور جنہوں نے دوسری جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا محسوس کرنے لگیں کہ اسی قسم کا اقدام از سر نو لیا جائے چنانچہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہی آج سے اٹھارہ سال پہلے اقوام متحدہ کی نئی انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور وہ عہدنامہ کیا گیا جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔

یہ نئی انجمن کہاں تک کامیاب ہوئی ہے جیسا کہ ہم نے کہا انجمن کی تاریخ اور اس کی سرگرمیوں کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ محولہ بالا رسالہ میں اس کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن نے حتی الوسع اپنے عہد کو نبھانے کی کوشش کی ہے۔ ہم یہاں اس کا ذکر نہیں کر رہے اس وقت ہمارے پیش نظر جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ان انجمنوں کے قیام سے یہ امر بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ دنیا جنگوں سے اکتا گئی ہے اور دانشمندانِ عالم ایسے ذرائع کے معلوم کرنے اور ان ذرائع کا استعمال کرنے کی طرف متوجہ ضرور ہو گئے ہیں جن سے دنیا میں امن قائم کرنے کی دلی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔

ہم احمدیوں کے لئے دنیا کا یہ رجحان دوگونہ خوشی کا باعث ہے۔ اول اس لئے کہ اسلام جس امن کی فضا کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے دانشمندانِ جہاں کا یہ رجحان اس کی تائید کرتا ہے دوسرے اس لئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسلام کے جمالی ظہور کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ "اسلام اور جہاد" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا مگر اس کی دعا اس کا حربہ ہو گا۔ اور اس کی عقد ہمت اس کی تلوار ہو گی وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کرے گا۔ اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہو گا۔" (رسالہ اسلام اور جہاد ص۱)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی ص۱۲ پر)

مسیحیت کی تاریخ میں پولوس کی اہمیت

پولوس کے نظریات عیسائیت کی حقیقی تعلیم کے سراسر منافی ہیں

مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

پولوس رسول

مسیحیوں کی مذہبی تاریخ میں پولوس رسول کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ جناب یسوع مسیح کے بعد یہی شخص مسیحی سلسلہ کا سب سے اونچا مینار ہدایت قرار دیا گیا۔ مسیحی کلیساؤں کے نزدیک آج بھی یہی شخص مسیحیت کا سب سے زبردست ستون سمجھا جاتا ہے۔ مسیحیوں کے نزدیک اس کی باتیں اتنی وزندار تھیں کہ موسوی شریعت جسے قائم کرنے کے لئے جناب مسیح مبعوث ہوئے تھے۔ محض اس شخص کے کہنے پر عیسائیوں نے اس شریعت کو ایک طوقِ لعنت قرار دیا۔ ختنہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے انبیاء کی سنت چلی آ رہی ہے۔ اور جس پر تمام یہودی عمل کرتے آ رہے تھے۔ اس ابراہیمی سنت کو بھی عیسائیوں نے محض اسی شخص کے ورغلانے پر خیرباد کہا۔

حضرت مسیح جنہوں نے ہمیشہ اپنے کو خدا کا ایک بندہ اور رسول کہا اور ہمیشہ آستانہ الوہیت پر سر جھکاتے رہے۔ پولوس رسول نے اسی مسیح کو خدائی کا مرتبہ دیا۔ اور عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ وہ اناجیل اربعہ میں باربار حضرت مسیح کا اقرار عبودیت پڑھتے ہیں۔ مگر جب ایمان لانے کا سوال آتا ہے۔ تو جناب مسیح کے قول پر ایمان لانے کی بجائے "پولوس رسول" پر ایمان لاتے ہیں۔

حضرت یسوع مسیح جو یہودی کاہنوں کی سازش اور رومی حکمران کی جانبدارانہ عدالت کے باعث صلیب پر چڑھائے گئے۔ ایسے مظلوم مقدس انسان کو اس شخص نے ملعون و جہنمی ٹھہرایا۔

ان چند مثالوں سے ظاہر ہے کہ ایمانیات کے معاملہ میں مسیحی حضرات "پولوس رسول" کو جناب مسیح علیہ السلام پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر مسیح مصنف ہیں تو یہ ان کی عبارتوں کے شارح اور عیسائی حضرات ایمان متن کی بجائے شرح پر ایمان لاتے ہیں۔

امام مستقر و مستودع

اگر مسیحی فلسفے میں اسمٰعیلیوں کی طرح امام مستقر و مستودع کا نظریہ ہوتا تو ہم اس گتھی کے سلجھانے میں کچھ مدد ملتی۔ مگر مسیحی فلسفہ میں اسمٰعیلی فلسفہ کی طرح نظم و ضبط ہے نہ معانی و گہرائی۔ "عہد نامہ جدید" کے مصنفوں نے جناب مسیح کی سیرت و تعلیمات بیان کرنے یا کلیساؤں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو عبارتیں جملے اور محاورے استعمال کئے ہیں۔ یا جو طرز نگارش اختیار کی ہے۔ اس سے تو کسی علم و فضل کی بو نہیں آتی۔ اس صورت میں ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مسیحی مذہب بھی اسمٰعیلیوں جیسے حقیقت کے جو امام مستودع کی غلط کاریوں کو راہ راست پر لے آتے تھے۔

اسمٰعیلیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہدایت کی کلید ہر حال میں امام مستقر کے ہاتھ رہتی ہے مگر "دورِ ستر" میں وہ خود ظاہر نہیں ہوتا وہ روپوش ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کسی کو اپنا جانشین بنا کر دنیا میں اپنی مرضی نافذ کرتا ہے۔ اس جانشین سے جب کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو وہ اس کی اصلاح کر دیتا ہے۔

اگر مسیحیوں کا اس فلسفہ پر ایمان ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ "پولوس" "امام مستقر" تھے اور جناب مسیح امام مستودع ان سے مذہبی عقائد میں چند غلطیاں ہوئیں تو پولوس رسول نے ان کی اصلاح کر دی۔ مگر مسیحی مذہب تو اس فلسفۂ امامت سے بالکل ناآشنا ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم پولوس رسول کو ہدایت و ضلالت کے کس خانہ میں رکھیں۔

اس کے علاوہ پولوس رسول کے واقعات زندگی اور اس فلسفہ میں کوئی مطابقت نہیں۔ امام مستقر کبھی امام مستودع کا مخالف نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بچپن سے اپنی نگرانی میں اس کی تربیت کرتا ہے اور "مقام نطق" پر کھڑا کرنے کے بعد ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

مگر "پولوس رسول" کی زندگی یہ ہے کہ یہ شخص واقعہ صلیب تک جناب مسیح کی جان و مال اور عزت و آبرو کا سخت دشمن رہا۔ یہ مسیح کے خلاف سازشیں کرنے میں "کاہنوں" کی راہنمائی کرتا رہا۔ جب حضرت مسیح گرفتار کئے گئے تو ان کے منہ پر تھوکنے والوں اور ان کے ساتھ تمسخر کرنے والوں میں یہ بھی تھا۔ بھلا ایسے شخص کے کردار کو امام مستقر کے کردار سے کیا تعلق۔ اس کے ایمان لانے کا واقعہ بھی عجیب ہے۔

پولوس کی جناب مسیح سے ملاقات

کہتے ہیں کہ جب جناب یسوع مسیح تختۂ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ تو دشمنوں کے خوف سے وہ کچھ دن گلیل میں روپوش رہے۔ لیکن جب یہودیوں کے سراغ رساں ان کی تلاش میں گلیل کی نگرانی کرنے لگے۔ اور دوبارہ گرفتاری کا خطرہ بڑھا۔ تو وہ گلیل چھوڑ کر یروشلم سے پندرہ سولہ میل دور "وادیٔ قمران" کے ایسینی بزرگوں کے پاس آ گئے جن سے جناب مسیح کے پہلے سے برادرانہ تعلقات تھے۔ یہاں انہوں نے کچھ دن آرام کیا۔ جب صلیب کی تکلیف دور ہو گئی۔ اور آپ کچھ صحت مند ہو گئے تو چونکہ یہ بھی غیر محفوظ تھی۔ یہودیوں کے جاسوس یہاں بھی ان کی تلاش میں سرگرداں تھے اس لئے جناب مسیح ایسینی بزرگوں کے مشورہ پر یہاں سے دمشق کی طرف ہجرت کر گئے۔ یہاں ایسینی برادری کے بہت سے لوگ آباد تھے جناب مسیح نے جب ان لوگوں کے سامنے توحید و رسالت کا پیغام پیش کیا۔ تو وہ بھائی بڑی خوشی سے اس بات پر ایمان لے آئے۔ شدہ شدہ یہ خبر یروشلم کے یہودی کاہنوں کو بھی مل گئی وہ غصہ کے مارے انگاروں پر لوٹنے لگے۔ جناب مسیح کا صلیبی موت سے بچ جانا اور پھر دمشق کے یہودیوں میں ان کی دعوت و تبلیغ کا مقبول عام ہونا۔ یہ ایسی خبر نہ تھی جسے یروشلم کے یہودی خاموشی سے سن لیتے۔ وہ یہ سنتے ہی مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے ایک رومی حکمران سے سازباز کر کے دمشقی مسیحیوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کام کے لئے ان یہودیوں کو جو آدمی سب سے موزوں نظر آیا وہ یہی "پولوس" تھا۔ اس کو مسلح نوجوانوں کا ایک دستہ دیا گیا۔ کہ یہ دمشقی عیسائیوں کو گرفتار کر کے یروشلم لے آئے۔ پولوس دل میں یہ ٹھان کے نوجوانوں کا یہ دستہ لے کر چلا۔ جب یہ دمشق کے قریب پہنچا۔ تو ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس سے اس کی ساری اکڑ ختم ہو گئی۔ وہ واقعہ یہ تھا کہ جب پولوس یہ دستہ لے کر دمشق کے راستہ سے گزر رہا تھا۔ تو ایک جگہ پر جناب مسیح ان کے سامنے آ کھڑے ہو گئے۔ پولوس جناب مسیح کی اس ناگہانی ملاقات سے اتنا مرعوب ہوا کہ وہ گھبراہٹ و پریشانی میں یہ نہیں سمجھ سکا۔ کہ یہ جناب مسیح ہیں یا ان کی روح۔ اور یہ واقعہ بیداری کا ہے یا خواب کا۔ وہ جناب مسیح کو مردہ سمجھتا تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی مردہ قبر سے نکل کر اچانک بڑے سے بڑے بہادر کے سامنے بھی آ جائے۔ تو تھوڑی دیر کے لئے اس پر بھی سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ پولوس کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ جناب مسیح کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ اسی حالت میں جناب مسیح نے اس کو بزرگانہ انداز اور پیغمبرانہ شان سے تنبیہ کی۔

اے ساؤل تو کیوں میری مخالفت کرتا ہے۔

اس پُر ہیبت آواز سے ساؤل (پولوس) ایسا مرعوب ہوا کہ فوراً جناب مسیح کے قدموں پر گر پڑا۔ جناب مسیح یہ کہہ کر غائب ہو گئے اور پولوس اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا۔ کہ یہ کوئی کشفی ماجرا تھا۔ جو اسے پیش آیا وہ سماں بھی ایسا تھا۔ اور جناب مسیح کچھ ایسے ڈرامائی انداز میں ان کے سامنے نمودار ہوئے تھے کہ پولوس اپنی نظر پر اعتبار نہیں کر سکتا تھا۔ اور اس کو ایک کشفی ماجرا سمجھنے پر مجبور تھا۔

لیکن جب وہ حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تو کچھ دنوں کے بعد اسکو معلوم ہوا کہ جناب مسیح تو ابھی تک زندہ ہیں۔ اور دمشق کے سفر میں ان پر جو مسیح ظاہر ہوئے تھے۔ وہ کوئی خواب کا واقعہ نہیں تھا۔ "رسولوں کے اعمال" اور پھر پولوس رسول کے خطوں میں اس واقعہ کے متعلق جو دو قسم کے اقوال پائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ بہرکیف اس طرح ساؤل حضرت مسیح پر ایمان لے آئے۔ اور اب مسیحیوں میں پولوس رسول کے نام سے مشہور ہو گئے۔

پولوس کا غیر تربیت یافتہ ہونا

پولوس کے ایمان لانے کا واقعہ دلولہ انگیز ضرور ہے۔ لیکن محض اتنی سی ملاقات سے کسی کے افکار و خیالات کی جڑ مضبوط نہیں ہو جاتی نہ اتنی مختصر سی تجلی سے عقائد و اعمال کی ساری تفصیلات کا علم ہو سکتا تھا۔ مگر اس شخص کی بے صبری دیکھئے کہ اس نے جناب مسیح کی ذرا سی تجلی دیکھ کر یہ سمجھا کہ اس پر ساتوں طبق روشن ہو گئے۔

جناب مسیح پھر پولوس کو کبھی نہیں ملے یہی ان دونوں کی پہلی اور آخری ملاقات تھی۔ چاہیے تھا کہ اگر پولوس کے دل میں مسیحیت کی تبلیغ کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ تو پہلے وہ کچھ

دنوں تک ان بزرگوں کی درسگاہ میں بیٹھتا جو جناب مسیح کے صحبت یافتہ تھے۔ یہاں بیٹھ کر وہ جناب مسیح کے اصل مقصد کو سمجھنے کی کوشش کرتا۔ توحید و رسالت، تزکیہ نفس اور خدمتِ خلق کے متعلق جناب مسیح نے اپنے حواریوں کو جو تعلیم دی تھی پہلے وہ علم حاصل کرتا پھر ایک معلم یا مبلغ بن کر قوم کے سامنے آتا مگر پولوس رسول نے اس ضابطہ کی کوئی پابندی نہیں کی۔ اس نے یہ اصول تسلیم نہیں کیا کہ باغ و بہار بننے کے لئے بیج کو زمین میں دفن ہونا پڑتا ہے اور درخت کو ہمیشہ زمین سے غذا و توانائی حاصل کرنی پڑتی ہے اس نے اپنی ناتجربہ کاری یا بوالہوسی کے باعث یہ سمجھا کہ بیج پھلواری میں آتے ہی خود بھی پھلواری بن جاتی ہے۔ اسے نہ زمین میں دفن ہونا پڑتا ہے۔ نہ زمین سے غذا حاصل کرنی پڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہبی سفر میں یہی مقام سب سے کٹھن ہوتا ہے۔ سلوک کی ادنیٰ تجلی دیکھنے والا جب اپنے کو تجلیات کا مرکز سمجھ لیتا ہے تو صرف وہی گمراہ نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اگر "پولوس" کا مذہبی شعور پختہ ہوتا تو وہ ستاروں کے بعد چاندکی، چاند کے بعد سورج کی اور سورج کے بعد خالق کائنات کی طلب کرتا۔ مگر وہ تو جناب مسیح کی دو گھڑی کی ملاقات پر ہی اپنے کو رہرو کامل سمجھ بیٹھا۔ اس نے گلتیوں کے نام جو خط بھیجا ہے اس میں کتنے فخر سے یہ لکھا ہے کہ:-

"جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بلا لیا۔ جب اس کی مرضی یہ ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ پر ظاہر کرے تاکہ میں غیر قوموں میں اس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشلم ہی ان کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔

پھر تین برس کے بعد کیفا (پطرس) سے ملاقات کرنے کو یروشلم گیا اور پندرہ دن اس کے پاس رہا مگر اور رسولوں میں سے خداوند کے بھائی یعقوب کے سوا کسی سے نہ ملا۔"

(گلتیوں ۱/۱۵-۱۹)

آگے وہ لکھتا ہے کہ پھر میں یروشلم چودہ سالوں کے بعد آیا۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ پولوس رسول نے حضرت مسیح کے حواریوں کی صحبت میں رہ کر کوئی تعلیم و تربیت نہیں پائی۔ نہ وہ نظامِ جماعت کی اطاعت کو کوئی اہمیت دیتا تھا۔

اس اقتباس کے پہلے جملہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پولوس اپنے کو "مادرزاد" ولی سمجھتا تھا۔ خدا کی شان کہ وہ شخص جو ساری عمر ایک پیغمبرِ خدا کی مخالفت کرتا رہا۔ محض ایک گھڑی کی ملاقات میں "مادرزاد" ولی بن گیا۔

اگر ہم پورے طور پر پولوس رسول کی افتادِ طبیعت کا جائزہ لیں اور پھر دمشقی سفر میں جناب مسیح سے ملاقات والے واقعہ پر تنقید کریں تو سرے سے یہ واقعہ ہی مشکوک ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پولوس کو غیر معتبر قرار دیا ہے اور افسوس کیا ہے کہ عیسائیوں نے مقدس حواریوں کے مقابل پولوس کے اقوال کو کیوں ترجیح دی۔ (الحکم ۱۳ر اپریل ۱۹۰۲ء)

اس جگہ ہمارے سامنے جو سب سے تعجب خیز اور عبرتناک بات آتی ہے وہ یہ ہے کہ یروشلم میں رسولوں کی تنظیم اور حواریوں کی موجودگی کے باوجود پولوس ان تمام تربیت یافتہ بزرگوں پر کیسے غالب آگیا ہے۔

وادی قمران

وادی قمران کے صحیفوں میں مرقوم ہے کہ اس علاقے میں ایسے مسیحیوں کی بڑی تعداد موجود تھی جو جناب مسیح کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ یہ صرف عمل پیرا ہی کفایت نہیں کرتے تھے بلکہ ان بزرگوں نے جناب مسیح کی اصل تعلیمات کو محفوظ رکھنے کے لئے زبردست انتظامات کئے تھے۔ ان کی خانقاہیں اور درسگاہیں تھیں۔ تالیف و تصنیف کا ادارہ تھا۔ دعوت و تبلیغ کی نظارت تھی۔ یہ بزرگ بڑے خلوص و انہماک کے ساتھ ان کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے اور انہیں ضبطِ تحریر میں رکھنے کے لئے ہمیشہ تالیف و تصنیف میں لگے رہتے۔ اس مقصد کے لئے وقفِ زندگی اور وقفِ اموال کی تحریک بھی چلائی گئی تھی جو کامیابی کے ساتھ چل رہی تھی۔ ان بزرگوں کو حضرت مسیح کی تعلیمات کی حفاظت کا اتنا خیال تھا کہ خانقاہ قمران کے دستور العمل میں مقدس صحیفوں کی حفاظت کرنا اس خانقاہ کے ممبروں کا فرض بنایا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان صحیفوں میں بار بار مسیحیوں کو ایک ایسے آدمی سے ہشیار کیا گیا ہے جو مسیح کا نام لے لے کر مسیحیت کو بگاڑ رہا ہے۔ اور مسیحیوں میں گمراہ کن خیالات کی اشاعت کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں صدرِ اول کے مسیحیوں کو پولوس ہی کی فساد انگیز حرکات سے خبردار کیا گیا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ حق پرستوں کی ایسی جماعت پر تنہا پولوس رسول غالب آگیا۔

اس کی وجہ جو سمجھ میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ جناب مسیح کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے والے وہی تھے جو نسلاً یہودی تھے۔ سنہ ۶۶ء میں جب یہودیوں نے رومی حکومت کے خلاف بغاوت کی تو "طیطس" رومی نے اس بغاوت پر قابو پانے کے لئے جہاں یروشلم اور ہیکل کو تباہ و برباد کیا۔ وہیں "وادی قمران" کے مسیحی یہودی بھی اس غصہ و انتقام کی زد میں آئے۔ مغرور و غضبناک فاتح کو موسوی یہودیوں اور مسیحی یہودیوں میں فرق کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے وادی قمران کے مسیحیوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔ ان کی خانقاہیں اور درسگاہیں وغیرہ ویران ہو گئیں اور وہ لوگ اس مرکز کو چھوڑ کر صحرائے عرب کی طرف چلے گئے۔

دوسری طرف پولوس رسول کے ماننے والے تھے اور وہ غیر مختون یعنی غیر یہودی تھے۔ اسلئے طیطس رومی کی یلغار سے یہ محفوظ رہے اور سلطنتِ روم کے مختلف علاقوں میں معمول کے مطابق زندگی گزارتے رہے آگے چل کر رومیوں اور یورپ کی دوسری قوموں کو "پولوس" ہی کے شاگردوں کے ذریعہ جناب یسوع مسیح کی بشارت ملی۔ اسلئے ان تمام کلیساؤں میں پولوسی خیالات نافذ ہو گئے اور پولوس جو پہلے ہی مذہب میں اباحت و مدافعت کی دعوت دیتا تھا۔ اسکی یہ دعوت غیر مختونوں میں خوب مقبول ہوئی۔ (باقی)

؎؎ آخر میں ہم اس امر پر اظہارِ افسوس سے نہیں رہ سکتے کہ آج جب کہ دنیا اسلام کا صحیح چہرہ دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھول رہی ہے ہمارے بعض اہلِ علم حضرات اسلام کو نعوذ باللہ تلوار کا دین ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ اس ضمن میں مودودی صاحب کی کتاب الجہاد فی الاسلام نہایت ہی افسوسناک تصنیف ہے جس کی چند عبارتیں ہم پہلے اداریوں میں پیش کر چکے ہیں۔ سلح دنیا تو صحیح اسلامی تعلیم صلح و امن کی طرف آ رہی ہے اور یہ بزرگ اسلام کو نہتہ ہونے کے باوجود ایک جنگجو دین ثابت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ رحم کرے ؏

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

لیڈر (بقیہ)

اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی۔ بجز اسکے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اسکے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئیے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جز بن گئی تھی کچھ آگ کے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۴ تا ۱۶) ؎؎

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۱۲-۹-۶۳ کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خان کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد نے کی۔

اس کے بعد مکرم محترم مولوی بشارت احمد صاحب ارشد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

ازاں بعد مولوی دولت محمد صاحب شاہد نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک مفصل تقریر فرمائی جو تقریباً ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت کو واضح کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ اشاعت اسلام کی خاطر قربانیاں کریں۔

دوسرا اجلاس نماز فجر کے بعد شروع ہوا۔ جو تقریباً آدھ گھنٹہ تک رہا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

شیخ محمد صدیق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ اگست کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے سرانجام دئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم مولوی عبدالسلام صاحب ظافر نے در ثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے بعض پہلو بڑی عمدگی سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی اصل غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ آپ کے بعد مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنے مخصوص انداز میں فخر موجودات سید الاولین والآخرین حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلےٰ مقام پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ کی ڈیڑھ گھنٹہ کی یہ عالمانہ تقریر بہت پسند کی گئی۔ سامعین ہمہ تن گوش اور بے حد متاثر نظر آتے تھے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے" نعتیہ کلام پا ہم نے پیش کیا۔ بعدہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر صدر جلسہ نے مصلح اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر لیکچر دیا۔ آپ نے حضور صلعم کی زندگی کے چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جن کا سامعین پر خاص اثر تھا آپ کے بعد ایک غیر از جماعت دوست میاں نور محمد صاحب پنجابی شاعر نے اپنا نعتیہ کلام پڑھ کر محظوظ کیا۔ اور مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کر کے دعا کرائی۔ ہمارا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حاضری بہت خوشکن تھی۔ غیر از جماعت دوستوں کی تعداد نمایاں تھی۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں اور خوبصورت قطعات اور بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ (خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری)

ڈرگ روڈ کراچی

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ بوقت ۸½ بجے شب ڈرگ روڈ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرمی مولوی عبدالمجید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں۔ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرمی عبدالرشید صاحب سماٹری نے فرمائی۔ اس کے بعد نسیم احمد خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں خوش الحانی سے سنائے۔ پھر مولانا محمد صادق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر پُر اثر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مکرمی مبارک مصلح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود السلام کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ جس کے بعد چوہدری اللہ داد خاں صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر حاضرین سے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔

آخر میں جناب صدر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے بعض پہلو بیان فرمائے اور حاضرین کو تلقین فرمائی کہ وہ ان واقعات کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر حقیقی فلاح حاصل کریں۔ دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کا انتظام بفضل خدا بہت اچھا تھا مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ حاضری نہایت خوشکن تھی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی)

کورنگی "کے" ایریا کراچی

مورخہ ۵ اکتوبر ۶۳ء بروز ہفتہ بوقت ۸½ بجے شب جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرالنبیؐ کورنگی "کے" ایریا کی مارکیٹ میں زیر صدارت مکرم مولوی عبدالمجید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرمی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رحمۃ العالمین کے موضوع پر تقریر فرمائی دوسری تقریر مولانا دین محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے سلوک کے موضوع پر فرمائی۔

تیسری تقریر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلےٰ انصار اللہ نے فرمائی جس میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق سابق الہامی کتب سے پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔

آخر میں جناب صاحب صدر نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی)

مراسلات ارسال فرماتے وقت صفحہ کے ایک طرف صاف اور خوشخط لکھا کریں

ولادت

میرے لڑکے سعید احمد کو اللہ تعالےٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جملہ احباب دعا دیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی عمر دراز عطا فرمائے نیز صاحب علم و خادم خلافت بنائے

(ذبیر دین الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میرے اباجان محترم مہر اللہ دتہ صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ اور گردے کی درد سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (نعیمہ تبسم بنت مہر اللہ دتہ صاحب لائلپور)

۲۔ میں ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہوں اسی طرح میری بہن کا گلے کا اپریشن اگلے ہفتے ہونے والا ہے احباب ہم دونوں کی صحت کیلئے دعا فرمادیں (دلشری صادقہ ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ بیمار رہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ وعاجلہ بخشے (خواجہ عبدالستار درویش قادیان ضلع گورداسپور)

۴۔ بندہ کی بیوی چار پانچ روز سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست (محمد سرور دریچہ وطنی۔ ضلع منٹگمری)

۵۔ خاکسار کا بڑا لڑکا انگلینڈ سے واپس آرہا ہے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو خیر و عافیت سے واپس لائے (شیخ محمد شرما)

۶۔ میرے برادر نسبتی تین چار ماہ بیمار رہ کر وفات پاگئے تھے میری بیوی جو پہلے ہی دل کے عارضہ سے بیمار رہی ہے بھائی کی وفات کا گہرا اثر ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (رشید احمد منیجر ظفر آباد لوٹکا سابق مستری)

۷۔ میرا بیٹا منصور احمد سلمہ ۹ سال کے بعد انگلستان سے واپس وطن آرہا ہے عزیز اور اس کی بیوی نے گلاسکو سے مورخہ ۱۹ اکتوبر بروز ہفتہ روانہ ہونا تھا گلاسگو سے تہران تک کا سفر ٹرین پر اور تہران سے کراچی ہوائی جہاز پر کریں گے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دونوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور وہ بخیر و عافیت وطن پہنچیں۔ (علی محمد بی اے بی ٹی ربوہ)

۸۔ خاکسار کا ماموں زاد بھائی مرزا نصیر احمد بعمرہ سال تیسری بار بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے باوجود طویل علاج کے خفیف سا افاقہ ہوا ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خلیل احمد ولد مرزا گلزار حسین حویلیاں ضلع ہزارہ

دعائے مغفرت

خاکسار کا نوجوان اکلوتا بیٹا ۱۳-۱-۶۳ کو قضائے الٰہی سے وفات پاگیا ہے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی از لال سگو تحصیل میلسی ضلع ملتان)

لاہور میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ [illegible] بروز اتوار مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں حلقہ دہلی دروازہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت اصحاب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ جلسہ سے پہلے اس کی مناسب پبلسٹی کی گئی تھی۔ شہر کے مختلف مقامات پر جاذب نظر پوسٹر لگائے گئے نیز ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے۔ مسجد کے باہر ایک خوشنما گیٹ تیار کر کے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف کلام والے قطعات سے آراستہ کیا گیا۔

ٹھیک سات بجے شام محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا۔ تعتیہ نظم کے بعد سب سے پہلے قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے ایک مختصر مگر دلچسپ تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی تقریر ہوئی۔ آپ کی پُر جوش تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ آپ کے بعد فاضل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک ولولہ انگیز اور برجستہ تقریر فرمائی۔ جو حاضرین نے نہایت شوق اور جذب سے سنی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اسی موضوع پر نہایت محبت بھرے شیریں انداز میں پُر اثر خطاب فرمایا۔ غیر از جماعت اصحاب نے ان تقاریر سے بہت اچھا اثر لیا۔ فالحمدللہ

یہ جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق بخیر و خوبی رات دس بجے اختتام پذیر ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

نقد و نظر

شعر و شاعری

صوفی نذیر محمد صاحب نور پور تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کی ان ننھی ننھی دلآویز نظموں کا ننھا سا مجموعہ ہے۔ جو الفضل میں گاہ بگاہ شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس مجموعہ کی تعریف میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ فقرہ ہی کافی ہے کہ "بقامت کہتر و بقیمت بہتر" حقیقت یہ ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہم بھی اسی مختصر تبصرہ کے ساتھ اس کا تعارف کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

قیمت بارہ نئے پیسے حکیم عبدالواحد دفتر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ ضلع جھنگ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع کیا ہے۔ مصنف یا حکیم صاحب سے طلب فرمائیں۔

اطفال کا علم انعامی

اس سال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں پہلی بار دوران سال میں بہترین کام کرنے والی مجلس کو "علم انعامی اطفال الاحمدیہ" دیا جائے گا۔ اس شاندار نظارہ کو دیکھنے کے لئے اطفال زیادہ سے زیادہ اجتماع میں شامل ہوں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

وفات

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم آف شملہ مورخہ ۸ر اکتوبر کو صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب تقریباً ۵۳ سال کی عمر میں راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قریباً چار ماہ قبل مکرم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم رحلت فرما گئے تھے جس کی وجہ سے یہ صدمہ ان کی اولاد کے لئے اور دیگر اقرباء کے لئے بہت جانکاہ ہے۔

مرحومہ حضرت مولوی محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف لاہور جو کہ حضرت مسیح موعود کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے کی صاحبزادی تھیں۔ بہت نیک پاکباز اور صابرہ خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی بہت عمدہ رنگ میں نیک تربیت کی۔ مرحومہ بفضلہ موصیہ بھی تھیں۔ مگر فی الحال راولپنڈی میں ہی امانتاً سپرد خاک کیا گیا ہے۔ نماز جنازہ مکرم مولوی عطا محمد صاحب نے پڑھائی۔

مرحومہ کے شوہر مکرم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم — دہلی اور شملہ میں اور پاکستان بننے کے بعد راولپنڈی میں ہمیشہ جماعت کے تمام عہدوں پر فائز رہے اور خدمت دین بجا لاتے رہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ان کو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (اشتیاق احمد۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم کا تربیتی جلسہ

مورخہ [illegible] کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کالا گجراں میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے فرمائی۔ آپ نے صدارتی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ مسلمانوں کو کس قسم کی صفات و خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ جس سے اپنی اصلاح ہو سکے۔ اور دوسرے لوگوں کے قلوب کو فتح کیا جا سکے نیز بعض غیر از جماعت احباب کی غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے صحیح مسائل سے آگاہ کیا۔ دوسری تقریر مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جہلم کی تھی۔ آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بیان کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقاریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا نہایت اعلیٰ انتظام تھا۔ احباب جہلم و محمود آباد بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بعض غیر از جماعت معزز احباب نے بھی اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(عبدالعزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم)

کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک اور سٹاف ممبر مکرم ملک سعد اللہ خاں صاحب نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ایڈ کا کورس ۷۵ فی صد نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں امتیاز کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ آپ نے اسی سکول کے ایک سٹاف ممبر مکرم مولانا محمد بخش صاحب کے ساتھ مل کر ٹرینڈ گریجوئیٹس (اساتذہ) کے اپنے پیشے کے متعلق تاثرات اور آراء کے موضوع پر انگریزی میں ایک بصیرت افروز مقالہ بھی پیش کیا۔ توقع ہے کہ مکرم رانا صاحب بھی نومبر میں اس کورس کے باقی حصے کی تربیت مکمل کر لیں گے اس لحاظ سے اس وقت سکول میں متعدد ٹرینڈ گریجوایٹس کے علاوہ تین ایم ایڈ اصحاب بھی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس یادگار تعلیمی ادارے کے لئے ان جدید تربیت یافتہ اساتذہ کی کوششیں خاص طور پر مؤثر اور بابرکت ثابت ہوں۔ (اسٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اظہار تعزیت و جنازہ غائب

آج مورخہ [illegible] کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ پاکپتن کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر اور جناب غلام نبی صاحب مسلم وقف جدید کی شہادت پر حسب ذیل تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی اور ہر دو کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

اجلاس ہذا ہر دو مرحومین کی وفات پر دلی غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن)

درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے عارضہ دل بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم سب گھر والے سخت پریشان ہیں — بزرگان جماعت اور درویشان قادیان اور دیگر تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

۲۔ خاکسار کی بڑی بچی امتیاز شاکر پندرہ یوم سے عارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق شاکر

(سیکرٹری جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ — لاہور)

معاصرین سے :-

یہودی پریس کی عالمگیر طاقت

نذر الحفیظ ندوی

جب دنیا پریس کی طاقت سے آشنا ہوئی اس وقت سے دور دراز ممالک ایک دوسرے سے قریب آ گئے اور باہم میل ملاپ، معلومات کی فراوانی اور تہذیبی و ثقافتی تبادلوں کے زیادہ مواقع بڑھ گئے جہاں اس سے بہت سے فوائد ہوئے ہیں وہیں زبردست نقصان بھی ہو رہا ہے پریس کی طاقت ہی ہے جو ہر طرح کی بے بنیاد باتیں پھیلا کر ماحول کو مکدر کر دیتی ہے جنگی ماحول اور فضا کو سازگار بنانے میں پریس پوری طرح کامیاب ہوتا ہے فحش لٹریچر، عریاں تصاویر، ملحدانہ خیالات کی اشاعت جھوٹے اور بے سروپا پروپیگنڈوں کی عام اشاعت قومی حمیت و جاہلی عصبیت اور بدگمانی کا طوفان برپا کرنا یہ بھی پریس کے اختیار میں ہے اس کی کرشمہ سازیوں سے اچھے خاصے مطمئن و خوشحال ملک آپس میں دوست سے دشمن بن جاتے ہیں اور کبھی تو جنگ کی نوبت آ جاتی ہے، اعصابی جنگ، سرد جنگ میں اضافہ ان ہی کی وجہ سے ہوتا ہے ذہنی و فکری ارتداد یہی پھیلاتے ہیں۔ دلوں کا چین و سکون یہی غارت کرتے ہیں خاندان کے خاندان تباہ کر کے مطمئن زندگی کو جہنم میں تبدیل کرنے کا یہی باعث بنتے ہیں صاف و پاکیزہ ماحول کو یہی مکدر کرتے ہیں، غرضیکہ جہاں فائدے ہیں وہاں بہت زیادہ نقصانات بھی ہیں مثلاً اس وقت یہودی پریس کی عالمگیر طاقت اور اس کے وسیع اثر و نفوذ کا یہ حال ملاحظہ کیجئے۔

مسلمانوں کے قبضے میں پریس کی طاقت نہ ہونے کے برابر ہے ہر جگہ دوسرے چھوٹے ہوتے ہیں اگر مسلم ممالک میں کچھ طاقت ہے بھی تو وہ بے محل صرف ہو رہی ہے اور اس سے وہ کام نہیں لیا جا رہا ہے جو دوسری قومیں لیتی ہیں دوسری قوموں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پریس کی طاقت کو اپنی تہذیبی بلندی، نظریات کی اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ اسے اچھی طرح اپنے ہر جائز و ناجائز مقاصد کے لئے آزادی کے ساتھ استعمال کرتی ہیں لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اپنی پاکیزہ و صاف ستھری اسلامی تہذیب کو بلند کرنے اور اسلامی تعلیمات کی عام اشاعت کرنے سے شرم محسوس کرتے ہیں اور اس کو رجعت پسندی قرار دیتے ہیں ہم تو صرف یہودی و عیسائی پریس کی چیزوں کو اپنے یہاں نہایت فراخدلی کے ساتھ جگہ دیتے ہیں اور ان کے نظریات و فلسفے اور تہذیبی و تمدنی احوال و کوائف کو تفصیل کے ساتھ شائع کر کے ان کی مزید اعانت کرتے ہیں۔

ترکی و مصر میں

ترکی میں الغائے خلافت کے بعد مصطفےٰ کمال نے جب اسلام پسند طاقتوں کا صفایا کر دیا اور ہر طرح سے اسلام کو ابھرنے سے روک دیا تو اس کے باوجود اسلام پسند لوگ برابر ابھرتے رہے بدیع الزمان نورسی ان میں میر کارواں تھے عدنان مندریس کے زمانے میں اسلام پسندوں کو کچھ مراعات بھی دے دی گئی تھیں اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت، دینی مساجد و مدارس کی تعمیر ہو رہی تھی اس وقت ان آثار کو دیکھ کر بجا طور پر اسلام کے نشاۃ ثانیہ کی پیشن گوئی کی جا سکتی تھی مگر یہودیوں کو یہ کب گوارا تھا چنانچہ انقرہ میں مقیم لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے ایک زوردار مقالہ اپنے اخبار میں شائع کرایا جس میں اس نے اس کا اظہار کیا تھا کہ عنقریب قاہرہ و انقرہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مرکز بنیں گے اور ترکوں کی بیداری دیکھتے ہوئے یہ بات بعید نہیں ہے اس لئے اس کے ازالہ کی سخت ضرورت ہے چنانچہ لندن ٹائمز نے ایک طویل اداریہ لکھا جس میں ترکوں کی بیداری اور قاہرہ کی زندگی پر اظہار تشویش کیا گیا اور خطرہ ظاہر کیا کہ اگر اس کو یونہی پروان چڑھنے دیا گیا تو ہماری تمام کوششوں پر پانی پھر جائے اس کے بعد انقرہ میں یہودی ہیڈ کوارٹر کو خطاب تھا کہ اب تک اس نے اس رجعت پسندی کا مقابلہ کیوں نہیں کیا اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ یورپ و امریکہ کے اخبارات و رسائل نے ترکی حکومت کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر دیا اور انقرہ میں یہودی ہیڈ کوارٹر نے درپردہ سازش کر کے انقرہ یونیورسٹی اور کالجوں کے یہودی طلباء و اساتذہ کو ہنگامہ کرنے کے لئے اکسایا انھوں نے ترکی میں ہنگامے اور مظاہرے شروع کر دیئے مظاہرین کی تعداد تیس ہزار کی تھی آخر کار پوری دنیا کو یہودی پریس نے اپنا ہمنوا بنا لیا اور عدنان مندریس کی حکومت کے خلاف غم و غصہ اور نفرت کا بیج بو دیا چنانچہ امریکی وزارت خارجہ کے دباؤ سے ترکی حکومت نے اسلام پسندوں پر پابندی عاید کر دی اور مراعات سے محروم کر دیا لیکن اس کے باوجود جمال گرسل نے عصمت انونو کے ساتھ مل کر عدنان مندریس کو ختم کر کے اس کی حکومت بھی ختم کر دی۔ اب یہودی پریس کو سکون نصیب ہوا اور اس کا مقصد پورا ہوا۔ یہی حال مصر کا ہوا اخوان المسلمین کو ختم کرانے میں یہودی پریس کا پروپیگنڈہ کام کر رہا تھا کہ اخوانیوں کے ہوتے ہوئے ملک افلاس و جہالت کے قعر مذلت میں پڑا رہے گا۔ اس لئے انہیں ٹھکانے لگانا چاہئے پھر دنیا نے دیکھا کہ کسی پر بغاوت کا الزام لگایا گیا اور کسی پر کوئی اور سخت الزام لگا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور پوری دنیا کو خبریں یہودی پریس دے رہا تھا اور ہر طرح کی بدگمانیاں پھیلا رہا تھا ہمارے یہاں کے بعض علماء اس پروپیگنڈے کو صحیح سمجھ کر اخوانیوں کو ظالم اور باغی قرار دے رہے تھے۔

اس وقت ترکی میں یہودی پریس کا اور یہودیوں کا اتنا زبردست غلبہ ہے کہ وہ جو چاہتے ہیں کرا لیتے ہیں ابھی حال ہی کی بات ہے کہ ایک یہودی لیڈر کا انتقال ہوا جس کے سوگ میں انقرہ میں سرکاری پرچم ایک ہفتے تک سرنگوں رہے

عالمگیر سازش

اس وقت پوری دنیا میں صرف تیرہ نیوز ایجنسیاں یہودیوں کی ہیں اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خبریں اور واقعات کس حد تک ہمارے موافق شائع ہوتے ہوں گے مندرجہ بالا اور ذیل میں ہم یہودی اخبارات و رسائل کی اشاعت کا نقشہ اور پریس کی غیر معمولی طاقت کی طرف اشارہ کریں گے ان نقشوں سے واضح ہوگا کہ کن زبانوں میں یہ شائع ہوتے ہیں۔ اور بر اعظم کے لحاظ سے ان کی تعداد کتنی ہے جن زبانوں میں یہ اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں ان میں انگریزی۔ فرانسیسی جرمنی عبرانی اسپینی

دنیا میں یہودیوں کے اخبار

زبان	روزنامے	ہفت روزہ	پندرہ روزہ	ماہنامے	دیگر اخبارات و رسائل	مجموعی تعداد	فی صد
انگریزی	۱	۸۰	۱۶	۹۵	۱۱۲	۳۰۴	۳۳
فرانسیسی	۱	۳	۶	۱۲	۱۵	۳۷	۴
جرمنی	۲	۱۱	۴	۱۵	۱	۳۳	۳
عبرانی	۱۶	۳۷	۱۲	۹۴	۱۰۶	۲۶۵	۲۹
اسپینی پرتگالی	۰	۸	۳	۲۳	۱۳	۴۷	۵
یدیشی	۱۲	۳۹	۱۷	۴۳	۳۵	۱۴۶	۱۶
دیگر زبانیں	۳	۳۸	۴	۱۷	۵	۶۷	۷

یہودیوں کی پوری زبان یدیشی اور دیگر علاقائی زبانیں شامل ہیں۔

جغرافیائی تقسیم

نام	اخبارات و رسائل کی کل تعداد	فیصدی
یورپ	۱۴۶	۱۵٫۲۳
افریقہ	۴۲	۴٫۳۸
ایشیا	۳۴۸	۳۸٫۷۱
آسٹریلیا و نیوزی لینڈ	۱۶	۱٫۶۸
کینیڈا	۱۵	۱٫۶۷
متحدہ امریکہ	۲۲۴	۲۳٫۹۱
وسطی جنوبی امریکہ	۱۱۸	۱۱٫۱۲

ہندوستان میں بھی یہودیوں کا ایک پندرہ روزہ اور دو ماہنامے نکلتے ہیں اس کے علاوہ ان تمام ملکوں میں ریڈیو ٹیلیویژن و سینما وغیرہ پر بھی چھائے ہوئے ہیں۔ ریڈی تجارتی فرموں کی طرف سے باقاعدہ امداد دی جاتی ہے اور ٹیلی ویژن و سینما اور ریڈیو کے ذریعہ اپنا پروپیگنڈہ خوب کیا جاتا ہے یورپ و امریکہ کی تجارت پر انہی کا غلبہ ہے آپ آئے دن دیکھتے رہتے ہیں کہ یہودی بنک امریکی حکومت پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے مشرقی وسطےٰ کے بارے میں مالی پالیسی بنواتے ہیں کیونکہ عہدوں اور خارجہ سرحدوں پر یہی قابض ہیں بڑی بڑی سیاسی شخصیتوں پر ان کا غیر معمولی اثر و رسوخ اور دباؤ ہے وجہ یہی ہے کہ ان کے پاس پریس کی عالمگیر موثر طاقت اور وسیع تجارت و کاروبار ہے مالی حیثیت سے بھی کسی بھی حکومت کو تباہ کر سکتے ہیں اور پریس کی طاقت سے پروپیگنڈہ کر کے ساری دنیا کو خلاف بھی کر سکتے ہیں۔

متحدہ محاذ

یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہونے میں متحد ہیں عرب ممالک میں اگرچہ یہودی پریس نہیں ہے لیکن اس کا کام عیسائی انجام دے رہے ہیں گرچہ ان کی بھی پریس کی طاقت کم ہے لیکن اپنی موثر شخصیات کی وجہ سے اپنے مقاصد میں بڑی حد تک کامیاب ہیں۔

قاہرہ کے بعض مشہور اخبارات عیسائیوں کی ملکیت ہیں جن میں بااثر روزنامہ الاہرام بھی شامل ہے شام میں میشیل عفلک کی شخصیت نے وہ کام کیا ہے کہ وہ بقول ایک پادری کے میشیل عفلک نے وہ کام چند سالوں میں کر دیا جس کو ہم صدیوں سے نہیں کر پائے تھے فوج اور نوجوانوں میں بے دینی اور ذہنی و فکری ارتداد اسی شخص نے پیدا کیا آج آپ اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ عیسائی کس طرح سرگرم عمل ہیں بیروت میں عیسائیوں کے قبضے میں ساٹھ فیصدی پریس کی طاقت ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام کے خلاف کس قدر طوفان برپا ہے اور بدگمانی کی کیسی زہریلی فضا کے لئے تیار کی گئی ہے تعلیمات کی تحریف غلط تعبیر و ترجمانی۔ مسلم قائدین و شخصیات کے خلاف بے سروپا پروپیگنڈا یہ سب یہودی پریس کی عالمگیر طاقت کا نتیجہ ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس دفاع کے لئے کیا ہے۔ ؟

(الصحافۃ الیہودیہ فی العالم سے ماخوذ)

(بحوالہ سہ روزہ ایشیا لاہور ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

درخواست دعا

چوہدری سراج الدین صاحب کے بڑے بھائی چوہدری چراغ دین صاحب باجوہ ظفر آباد لائلپور گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد سلیم معلم وقف جدید ظفر آباد لائلپور (حمید آباد)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• راولپنڈی ۲۱ ؍ اکتوبر۔ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کل سہ پہر یہاں اعلان کیا کہ اگر بھارت نے آزاد کشمیر پر حملہ کیا تو پاکستان پوری قوت کے ساتھ زبردست اور دندان شکن جوابی حملہ کرے گا۔ پاکستان فوراً حکومت آزاد کشمیر کی امداد کو پہنچے گا۔ اور لڑائی میں بھرپور حصہ لے گا۔ خان حبیب اللہ خان نے کہا۔ کہ ہم دشمن کی فوج کی کثیر تعداد اور بہتر اسلحہ سے مرعوب یا خوفزدہ نہیں ہوں گے اور طاقت کا جواب طاقت سے دیں گے“۔ وزیر خارجہ ایک پریس سے خطاب کر رہے تھے۔

• ۲۱ ؍ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر غلام نبی میمن نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت بچے اغوا کرنے والوں کو موت کی سزا دینے کی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ حکومت متعلقہ قانون میں ترمیم کر کے بچے اغوا کرنے والوں کو کوڑے لگانے کی سزا دینے کا اہتمام کرنا چاہتی تھی لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ لوگوں کا ردعمل کچھ موافق نہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس قبیح جرم کا ارتکاب کرنیوالوں کو کوڑے لگانے سے انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔ مسٹر میمن کراچی اور حیدر آباد کے دورے سے واپسی کے بعد کل یہاں ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

• نئی دہلی ۲۱ ؍ اکتوبر۔ کل بھارت بھر میں فوجی انتقام منایا گیا۔ جس کا مقصد عوام کے دلوں میں اس تمام نہاد حملے کی یاد تازہ کرنی ہے جو پچھلے سال ۲۰ ؍ اکتوبر کو چین نے بھارت پر کیا تھا پنڈت نہرو نے اسلحہ کی ایک نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہمیں دفاع کے لئے نہ صرف سرحدوں پر چوکس رہنا چاہیئے۔ بلکہ فیکٹریوں اور کھیتوں میں زیادہ سے زیادہ سامان تیار کرنا چاہیئے۔

بھارت کی فیکٹریں اعلیٰ درجے کا اسلحہ تیار کرنے میں مصروف ہیں اور دوسرے ملکوں سے بھی اسلحہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا ہم ایٹم بم تیار کرنے کی صلاحیت پیدا کر چکے ہیں۔ لیکن میں پھر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے عہد کے مطابق ایٹم بم تیار نہیں کرینگے ہمارے پاس اعلےٰ درجے کی بری اور فضائی فوج ہے۔ ہم روز بروز اس کی تعداد بڑھائینگے اور اس کے لئے اعلیٰ درجے کا اسلحہ فراہم کریں گے۔ آپ نے کہا چین نے ہمیں سخت دھوکا دیا چین اور بھارت اچھے ہمسایوں کی طرح ایک دوسرے سے تعاون کر رہے تھے۔ لیکن چین نے دفعتہً اپنی آنکھیں بدل لیں اور ہم پر حملہ کر دیا۔

• پشاور ۲۱ ؍ اکتوبر۔ ”بھارت آئندہ ماہ پاکستان اور چین کے ساتھ جنگ شروع کر دے گا“ یہ ہے وہ تاثر جو ان دنوں افغانستان کے سرکاری اور عوامی حلقوں میں پایا جاتا ہے۔ افغانستان سے آنے والے وہ اطلاعی سیاحوں نے بتایا ہے کہ افغانستان کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کہ اس موسم سرما میں بھارت کسی نہ کسی بہانے پاکستان کے ساتھ سرحدی جھڑپوں کا سلسلہ شروع کر دے گا یہ جھڑپیں مشرقی پاکستان کی سرحد اور آزاد کشمیر جنگ بندی لائن پر ہوں گی۔ ان حلقوں نے آزاد کشمیر کے موضع مکینوٹ پر طاقت کے ذریعہ قبضہ کرنے کی بھارتی کوششوں اور مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر آٹھ ڈویژن فوج کے اجتماع کا حوالہ دیتے ہوئے خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ کی سی حالت پہلے ہی پیدا ہو چکی ہے اور کسی بھی وقت کوئی معمولی سا سرحدی واقعہ بھی باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

• نئی دہلی ۲۱ ؍ اکتوبر۔ آج بھارت نیشنل کیڈٹ کور کا دن منایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشن صدر بھارت نے اس موقع پر ایک پیغام میں کہا ہے کہ سکولوں اور کالجوں کے دس لاکھ طالب علم فوجی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور پندرہ لاکھ طلباء اور طالبات اس وقت فوجی تربیت حاصل کر رہی ہے۔ نیشنل کیڈٹ کور کو دفاع کا جزو بنا دیا گیا ہے۔ پروگرام یہ ہے کہ پچیس لاکھ طلبا اور طالبات کو فوجی تربیت دی جائے۔

• پیرس ۲۱ ؍ اکتوبر۔ فرانس کے سیاسی حلقوں نے چین اور پاکستان کے معاہدے کو فطری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس معاہدے کے خوشگوار نتائج برآمد ہوں گے۔ اس معاہدے کی وجہ سے فرانس اور پاکستان کے تعلقات پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ ان دونوں ملکوں کے تعلقات ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔

• پیکنگ ۲۱ ؍ اکتوبر۔ چین نے بھارت کے نام ایک احتجاجی مراسلہ میں الزام عائد کیا ہے کہ بھارتی طیارے چین کے فضائی علاقے کی خلاف ورزی کر کے سرحدی کشیدگی بڑھا رہے ہیں۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ جولائی، اگست اور ستمبر میں بھارتی طیاروں نے پچیس دفعہ چین کے فضائی علاقے کی خلاف ورزی کی۔ مراسلے میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ بھارت دانشمندی سے کام لے کر کشیدگی بڑھانے سے باز آ جائے۔

• کراچی ۲۱ ؍ اکتوبر۔ کالعدم عوامی لیگ کے سربراہ اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی ماہ رواں کے آخر یا نومبر کے پہلے ہفتہ میں بیروت سے یہاں پہنچ رہے ہیں۔

سالانہ اجتماع پر تشریف لانے والے خدام و اطفال سے گزارش

جیسا کہ احباب کو علم ہے خدام و اطفال کے مرکزی سالانہ اجتماعات مورخہ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ اکتوبر ۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ دوران اجتماع باہر سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت میں کیا گیا ہے آنے والے مہمان موسم کے مطابق بستر اپنے ہمراہ لا دیں نیز اپنے سامان کی بہتر حفاظت کی غرض سے مقفل سوٹ کیس یا اٹیچی کیس اپنے ساتھ لائیں۔

۲۵۔ تاریخ سے قبل ربوہ پہنچنے والے دوست ۲۵ کی تاریخ تک دارالضیافت میں ہی قیام فرمادیں گے

محمد اعظم منتظم قیام مہمانان اجتماع سالانہ ۶۳ء

پاکستان ویسٹرن ریلوے، لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

حسب ذیل کام کے لئے پی ڈبلیو آر نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس اور پرسنٹیج ریٹس کی اساس پر ٹنڈر ۳۰ ؍ اکتوبر ۶۳ء ساڑھے بارہ بجے تک مطلوب ہیں:

نمبر شمار	نام کام	تخمینی لاگت	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
۱۔	رائے ونڈ۔ منٹگمری سیکشن پر ٹوکن لیس بلاک انسٹرومنٹس مہیا کرنے کے سلسلہ میں کوٹ رادھا کشن BOEASAL بھٹے انسل چھانگا مانگا۔ پتوکی۔ واں ڈھاراں دھنی وال۔ ریناله خورد اکسان۔ اوکاڑہ گمبر۔ قادر آباد۔ اور یوسف والا ریلوے سٹیشن۔ بیٹری ریلے (RELAY) و جنریٹنگ روم مہیا کرنا۔	۲۵۰۰۰/ روپے	۱۰۰۰/ روپے	۳ ماہ

جو ٹھیکیداران منظور شدہ فہرست پر نہیں وہ ٹنڈر جاری کرنے کے لئے اپنے شناخت نامے ہمراہ لائیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کا پروگرام۔ ایجنڈا اور بجٹ چھپوا کر مجالس کو پوسٹ کر دئے گئے ہیں جن مجالس میں ابھی تک نہ پہنچے ہوں وہ لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

اجتماع میں بکثرت شمولیت کی تحریک کی خاطر صدر محترم کی طرف سے ایک پوسٹر بھی شائع کرایا گیا ہے ہر مجلس کو اس کی دو دو کاپیاں بھجوائی گئی ہیں زعماء سے گزارش ہے کہ ان میں سے ایک مسجد کے نوٹس بورڈ پر اور دوسری کسی اور پبلک جگہ پر چسپاں کر وادیں!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترمہ زینب بی بی صاحبہ صحابیہ اہلیہ الحاج بابو محمد فاضل صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کئی دنوں سے بیمار ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)